Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۳۲/۶۷ | ۶ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ ۱۴ ہجرت ۱۳۵۷ ہش ۱۴ مئی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۰۸

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ سفر کی کامیابی کیلئے

احباب جماعت خاص طور پر دعائیں کرتے رہیں

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ان دنوں اعلائے کلمۃ الحق کیلئے بیرون ملک تشریف لے گئے ہیں۔ حضور ۱۰ مئی کی صبح کو دو بجکر ۵۵ منٹ پر کراچی سے بذریعہ طیارہ روانہ ہو کر بخیریت فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) پہنچ چکے ہیں۔ حضور اپنے اس سفر میں اس اہم بین الاقوامی کانفرنس میں بھی شمولیت فرمائیں گے جو ماہ جون کے شروع میں لندن میں ہو رہی ہے اور جس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کے بارہ میں اسلام اور قرآن کریم کے موقف کی تائید میں مقالے پڑھے جائیں گے۔ احباب جماعت خصوصیت کے ساتھ ان ایام میں دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا اور حضور کے رفقاء کا حافظ و ناصر ہو، روح القدس کے ساتھ حضور کی مدد فرمائے اور اس کلاس کو ہر لحاظ سے کامیاب اور خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نظام وصیت میں شامل ہونیوالوں کیلئے دردمندانہ دعائیں

"میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ جماعت احمدیہ کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العٰلمین

میں پھر دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العٰلمین۔

پھر میں تیسری دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور الرحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہوں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان طاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العٰلمین"

(الوصیت ص۲۵ تا ص۲۷)

بحر عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

آخری زمانہ میں جنت کو قریب کر دیا جائے گا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مسیح موعود کو سلام پہنچانے کا ارشاد

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّۃَ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ۔ (یٰس: ۲۸،۲۷)

ترجمہ:۔ (تب اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے) کہا گیا جنت میں داخل ہو جا (اس پر) اس نے کہا کاش میری قوم کو (میرا انجام) معلوم ہوتا کہ کس طرح میرے رب نے مجھے بخش دیا ہے اور مجھے معزز گروہ میں شامل کیا ہے!

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا الْجَنَّۃُ اُزْلِفَتْ (التکویر: ۱۴)

ترجمہ:۔ اور جب جنت کو قریب کر دیا جائے گا۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

وَیُحَدِّثُھُمْ بِدَرَجَاتِھِمْ فِی الْجَنَّۃِ (مسلم)

ترجمہ:۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امت محمدیہ میں آنے والا مسیح موعود اپنے متبعین کو ان کے جنت کے درجات کے متعلق اطلاع دے گا۔

اَلَا اِنَّ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ اَلَا اَنَّہٗ خَلِیْفَتِیْ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ اَلَا اَنَّہٗ یَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَضَعُ الْجِزْیَۃَ وَتَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَھَا اَلَا مَنْ اَدْرَکَہٗ فَلْیَقْرَأْ عَلَیْہِ السَّلَامَ۔

ترجمہ:۔ یاد رہے مسیح موعود اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں یاد رکھو میرے بعد وہ میری امت میں میرا خلیفہ ہو گا ہاں وہ دجال کو قتل کرے گا صلیب کو پاش پاش کر دے گا۔ جزیہ ہٹا دیگا کیونکہ مذہبی جنگوں کا زمانہ ختم ہو جائے گا۔ ایسی لڑائیوں کے انداز بدل جائیں گے۔ یاد رکھو کہ جو بھی مسیح موعود سے ملاقات کا شرف حاصل کرے وہ میرا سلام انہیں ضرور پہنچا دے۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اسلامی تعلیم کی رُو سے انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو احکامِ الٰہی کی اطاعت کرے اور چاہے تو نہ کرے

یہ اختیار اسے اس لئے دیا گیا ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کی صحیح نشوونما کر کے خدا تعالیٰ کا قُرب حاصل کرے

اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اس اختیار کو کوئی طاقت چھین نہیں سکتی نہ کسی کو زبردستی مومن بنایا جا سکتا ہے اور نہ کافر

دُعا کریں کہ ہم ہمیشہ ہی ہدایت کی راہ پر مضبوطی سے قائم رہیں اور لوگ قرآن کریم کی صداقتوں کو سمجھنے لگ جائیں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ر اخاء ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۴ر اکتوبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے انچارج صیغہ زودنویسی ربوہ)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

قبل اس کے کہ مَیں آج کا خطبہ شروع کروں مَیں یہ بتا دیتا ہوں کہ مَیں نے جو سلسلہ مضامین شروع کیا تھا آج اس سے ہٹ کر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

ہماری یہ کائنات جو ہر دو جہان پر مشتمل ہے اور جسے انگریزی میں یونیورس (UNIVERSE) کہا جاتا ہے اس کی زندگی اور بقاء کا منبع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ ویسے تو خدا جانے اس کی مخلوقات میں اور کتنی کائنات ہیں لیکن ہم جب کائنات یا ہر دو جہان کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے جو کائنات مراد ہے اس کی اور ہر دوسری کائنات کی

زندگی کا دارومدار

اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے اور اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار صفات جلوہ گر ہیں۔ خدائی صفات کے جلوے غیر محدود ہیں۔ بایں ہمہ ان میں کوئی تضاد نہیں یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا کی بعض صفات اس کی بعض اور صفات کے مخالف کام کر رہی ہوں یا کسی ایک صفت کے بعض جلوے اسی صفت کے بعض دوسرے جلوؤں سے متضاد ہوں۔ ہر چیز خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوؤں میں بندھ کر ایک بنی ہوئی ہے۔ ساری کائنات کا آپس میں تعلق ہے اور بڑا گہرا تعلق ہے۔ غرض خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوؤں میں ہمیں کوئی تضاد نظر نہیں آتا۔ سورۂ ملک کے شروع میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی قرآن کریم نے متعدد جگہ اس کا ذکر کیا ہے۔

جب ہم اس کائنات پر مجموعی نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ کائنات دو حصوں میں منقسم نظر آتی ہے۔ ایک حصہ تو وہ ہے جو انسان کے علاوہ کائنات کی ہر چیز پر مشتمل ہے اور دوسرا حصہ خود انسان سے تعلق رکھتا ہے۔ گویا ایک حصہ کا تعلق انسان سے ہے اور دوسرے حصہ کا تعلق انسان کے علاوہ دیگر مخلوقات سے ہے۔ انسان کے علاوہ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے اس اصول سے باندھا ہے کہ اسے جو کہا جائے گا وہ ویسا ہی کرے گی۔ انسان کے علاوہ کسی چیز کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کر سکے۔ اُسے جو کہا جاتا ہے یا اُس کے لئے جو 'امر' صادر ہوتا ہے اس کے مطابق اُس کا فعل ہوتا ہے اور چونکہ وہ حکم ماننے والی اشیاء ہیں اس لئے ان کے متعلق ترقی یا تنزّل کا سوال عقلاً بھی پیدا نہیں ہوتا یعنی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ جہاں تک خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھنے کا سوال ہے یہ درخت جو ہمیں نظر آتے ہیں یا یہ دریا جن میں پانی بہتا ہے یہ اور اسی قسم کی دوسری چیزیں خدا کے ساتھ تعلق رکھنے میں ترقی بھی کر سکتی ہیں یا تنزّل بھی کر سکتی ہیں۔ یہ عقلاً نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ اُن کا تعلق اپنے پیدا کرنے والے رب سے یہی ہے کہ اُن کو جو حکم ملے گا وہ اُسے بجا لائیں گے۔

کائنات کا دوسرا حصہ انسان سے تعلق رکھتا ہے۔ انسان کو اپنی زندگی اور وجود کے ایک خاص دائرے میں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو

اللہ تعالیٰ کے احکام

کی اطاعت کرے اور چاہے تو اُن کی اطاعت نہ کرے۔ لیکن انسان کے علاوہ کائنات کی دوسری قسم کو یہ اختیار نہیں دیا گیا۔ وہ تو يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ کی رُو سے وہی کچھ کرتے ہیں جس کا خدا اُن کو حکم دیتا ہے اور اُن کو حکم یہ ہے کہ تم نے انسان کی خدمت کرنی ہے یعنی خدا تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کو بلا استثناء اصولی طور پر یہ حکم دے رکھا ہے کہ اس نے انسان کی خدمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنی ہے۔ گو خدمت کی شکلیں مختلف بن جاتی ہیں لیکن کائنات کی ہر شے اصولی طور پر انسان کی کسی نہ کسی خدمت پر مامور ہے۔

جہاں تک انسان کا تعلق ہے اس کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ چاہے تو اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کرے اور چاہے تو اطاعت نہ کرے۔ لیکن اس اختیار کے باوجود خدا تعالیٰ نے انسان کو جس مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اس کے حصول کے لئے جو بہترین صلاحیتیں اور استعدادیں ممکن ہو سکتی تھیں وہ سب انسان کی فطرت کے اندر رکھ دی گئی ہیں۔ جہاں انسان کے علاوہ دوسری اشیاء کو یہ حکم ہے کہ وہ انسان کی خدمت کریں وہاں انسان کو بنیادی طور پر یہ طاقت دی گئی ہے کہ وہ کائنات کی ہر شے سے خدمت لے۔ گویا کائنات کی ہر چیز کو انسان کی خدمت پر لگا دیا گیا ہے۔

غرض خدا تعالیٰ نے انسان کو یہ قوت عطا کی ہے کہ وہ کائنات کی ہر چیز سے خدمت لے سکے۔ لیکن کامل طاقتیں دینے کے بعد ہر انسان کے ساتھ ایک طرف

داعی الی الخیر

اور دوسری طرف داعی الی الشر لگا دیا۔ اور یہ ایک نظام ہے جو خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر قائم کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو فطرتِ صحیحہ کاملہ عطا کی اور پھر جس غرض کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے اس کو پورا کرنے کی اُسے طاقت بخشی۔ لیکن اس کے ساتھ داعی الی الخیر اور داعی الی الشر بھی لگا دیا۔ داعی الی الخیر کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرو اور داعی الی الشر کہتا ہے اطاعت نہ کرو۔ اب یہ انسان کی عقل و فراست پر منحصر ہے کہ وہ چاہے تو داعی الی الخیر کی آواز سنے اور اپنی فطرتِ صحیحہ کے مطابق خدا تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے اعمال بجا لائے اور اگر چاہے تو داعی الی الشر کی آواز پر کان دھرے اور خدا تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکل جائے۔ پھر ہمیں یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ بعض بیرونی طاقتیں داعی الی الخیر کے ساتھ بھی ملتی ہیں اور داعی الی الشر کے ساتھ بھی رابطہ پیدا کرتی ہیں یعنی انسان کے اندر نیکی اور بدی کی جو آواز ہے اُس پر بعض بیرونی طاقتیں اثر ڈالنا چاہتی ہیں۔ اگر داعی الی الخیر کے ساتھ کوئی بیرونی اثرات نہ مل سکتے تو

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی

نہ کہا جاتا اور اگر داعی الی الشر کے ساتھ باہر کا اثر شامل نہ ہو سکتا اور یہ ممکن نہ ہوتا تو "شیطان کی ذریت" جس کا قرآن کریم نے مختلف پیرایوں میں ذکر کیا ہے اس کا کوئی سوال باقی نہ رہتا۔ غرض ہر انسان کے اندر داعی الی الخیر اور داعی الی الشر کی دو اندرونی طاقتیں ہیں لیکن ان پر باہر سے اثر انداز ہونے والی بھی کچھ طاقتیں ہیں۔

جیسا کہ اسلام نے ہمیں بتایا ہے انسان کو اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کرنے یا نہ کرنے کا اختیار اِس لئے دیا گیا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اِس کائنات میں اپنی

صلاحیتوں کی صحیح نشوونما

کر کے خدا تعالیٰ کا قُرب حاصل کرے۔ قربِ الٰہی کے حصول کے لئے غیر محدود ترقیات کے راستوں پر چلے اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کے نتیجہ میں ہر انسان اپنے دائرۂ استعداد میں خدا تعالیٰ سے وصال حاصل کرے کیونکہ قُربِ الٰہی کا حصول ہی انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے۔

قرآن کریم نے بیسیوں جگہ مختلف پیرایوں میں ان بنیادی حقیقتوں پر روشنی ڈالی ہے۔ اگر یہ بات درست ہے اور جیسا کہ قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے کہ یہ درست ہے تو پھر غیر اللہ کی طرف سے انسان پر جبر روا رکھنا عقلاً ناجائز ہے۔ انسان پر جبر کرنا خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اسلام نے اس کی اجازت نہیں دی۔ جب خدائے علیم و خبیر نے انسان کو یہ اختیار دیا ہے کہ اعمال کا بجا لانا اس کی مرضی پر منحصر ہے چاہے تو وہ اپنی مرضی سے اپنے داعی الی الخیر کی آواز سُنے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں زندگی گزارے اور چاہے تو وہ اپنے داعی الی الشر کی آواز پر کان دھرے اور اپنی

فطرت کے تقاضوں کے خلاف

خدا تعالیٰ سے دُوری اور مہجوری کی راہوں کو اختیار کرے۔ جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ اختیار دیا ہے تو اللہ کے علاوہ دُنیا میں اور کونسی طاقت ہے جو انسان سے یہ اختیار چھیننے کا حق رکھتی ہو۔ ظاہر ہے کوئی طاقت حق نہیں رکھتی۔ ہر انسان نے خود اپنے متعلق یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ قُربِ الٰہی کی راہوں کو اختیار کرے گا یا شیطان کے ورغلانے میں آ کر صراطِ مستقیم سے بھٹک جائے گا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب نہیں ہے لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ اس معاملے میں بعض انسان کے اس اختیار میں دخل دیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کو جو اختیار عطا کیا ہے اُسے کوئی نہیں چھین سکتا۔ انسان کو یہ اختیار اِس لئے دیا گیا ہے کہ اِس کائنات میں صرف انسان ہی ایک ایسی ہستی ہے جس کے لئے غیر محدود ترقیات کے دروازے کھولے گئے ہیں۔ اور جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں انسان کے علاوہ ہر شے کے لئے نہ چھوٹی اور نہ بڑی کسی قسم کی اخلاقی اور روحانی ترقی کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ اُس نے تو حکم ماننا ہے ترقی کرنے یا نہ کرنے کا سوال تب پیدا ہوتا ہے کہ حکم ماننا ہے یا نہیں ماننا۔ جس چیز کے متعلق یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کہ حکم عدولی بھی کر سکتی ہے یا اپنی مرضی سے حکم ماننا ہے تو اُس کے لئے ثواب کے میدانوں میں کوئی ترقیات نہیں۔ خدا تعالیٰ نے صرف انسان پر یہ فضل کیا ہے کہ وہ اپنی خداداد طاقتوں سے کام لے کر روحانی ترقیات کر سکتا ہے اور

ابدی جنّتوں کا وارث

بن سکتا ہے۔ اور دراصل یہی وہ نکتہ ہے جس پر آج میں زور دینا چاہتا ہوں

اللہ تعالیٰ کا انسان پر یہ بڑا احسان ہے کہ اُس نے اپنی رحمت سے انسان پر فضل اور رحم کرتے ہوئے اسے قُربِ الٰہی کی راہیں دکھائیں اور وصالِ الٰہی کے دروازے اُس پر کھولے اور بے شمار نعمتیں اس پر نازل کیں حالانکہ انسان ہے کیا۔ بس ایک ذرّہ ناچیز ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب خدا تعالیٰ کے ان احسانوں پر غور کرتا ہے تو وہ حیران ہو جاتا ہے کہ اس کی ہستی ہی کیا ہے اور وہ ہے کیا چیز۔ لیکن خدا تعالیٰ کتنا پیار کرنے والا ہے۔ اس نے انسان کو غیر محدود ترقیات سے نوازا۔ اسلام کے سارے احکام جو اوامر اور نواہی پر مشتمل ہیں، انسان کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہیں۔ یعنی نواہی ہیں تو تنزل سے بچنے کے لئے اور اوامر ہیں تو ترقیات کرنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔

ہماری یہ دنیا عمل کی دنیا ہے اور اس جہان کی زندگی کے ساتھ امتحان لگا ہوا ہے اس میں نیکی اور بدی انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے لیکن بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ شاید اگلے جہان میں عمل کوئی نہیں ہوگا، ترقیات کوئی نہیں ہوں گی قرب کے میدانوں میں بس یہاں سے جو کچھ حاصل کیا اس کے بدلے میں انسان کو ایک ایسی جنت مل جائے گی جس کے اندر کوئی تغیر اور ترقی نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ہر صبح کو خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے گا (پتہ نہیں وہاں کا دن کیسے ہوگا اور رات کیسی ہمیں تو سمجھانے کے لئے یہ بتایا گیا ہے) کہ ہر صبح جنتیوں کو ایک ترقی یافتہ منزل کی طرف نشاندہی کی جائیگی اور وہ وہاں پہنچ جائیں گے۔ پس گو وہاں بھی عمل ہے لیکن وہ عمل نہیں جس کے ساتھ ابتلاء اور امتحان لگا ہوا ہوتا ہے۔ وہاں جو عمل ہے وہ

خدا تعالیٰ کی معرفت کے نتیجہ میں

صحیح رنگ اور صحیح معنے میں خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہنا ہے۔ اس دنیا میں بھی تو سب سے اعلیٰ اور سب سے احسن اور سب سے اچھا عمل ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا ہی ہے۔ باقی ساری چیزیں اسی کے نیچے آجاتی ہیں۔ اس جہان کی جو نیکیاں ہیں وہ بھی دراصل ذکرِ الٰہی ہی کے زمرہ میں آتی ہیں۔ یہ ایک الگ مضمون ہے اس کی طرف صرف اشارہ ہی کیا جا سکتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ ہمارے مرنے کے بعد خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو رضائے الٰہی کی جنتوں میں لے جائے۔ جنت میں امتحان تو نہیں ہوگا لیکن وہ زندگی بے عملی کی پھیکی اور روکھی سوکھی زندگی نہیں ہے کہ گویا وہاں انسان نے کرنا ہی کچھ نہیں بلکہ وہاں بھی ایک عمل ہے اور وہاں بھی ترقیات کے دروازے ہیں اور وہاں بھی آگے بڑھنا ہے اور خدا تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ انعام کو پانا اور اس کے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جانا ہے

پس جب ہم اس کائنات پر نظر ڈالتے ہیں اور

قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں

غور کرتے ہیں تو یہ شکل سامنے آتی ہے اور اس سے یہ لازمی نتیجہ نکلتا ہے کہ ہر انسان آزاد ہے اپنے اعتقاد میں بھی اور آزاد ہے اپنے عمل میں بھی۔ وہ عقیدہ جس کا اعلان کسی کی زبان سے زبردستی کروایا جائے وہ نیکی نہیں ہے اور نہ کسی کا یہ حق ہے کہ وہ ایسا کروائے۔ اسی طرح وہ عمل صالح جو گردن پر تلوار رکھ کر کروایا جائے وہ بھی نیکی نہیں۔ نیکی وہی ہے اور وہی عمل خدا کو پیارا ہے جس میں احکام الٰہی کی اطاعت مدِنظر ہو۔ خدا کے نزدیک ایک اچھا عقیدہ وہی ہے جسے انسان اپنی مرضی سے اختیار کرتا ہے۔ اسلامی تعلیم کے مطابق عقیدۂ صحیحہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے اور اس کے مطابق اپنی زندگی میں اعمال بجا لائے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس مذہبی آزادی یعنی ایمان لانے یا نہ لانے کے اس اختیار کا جو خدا نے انسان کو دیا ہے متعدد جگہ ذکر کیا ہے۔ اس وقت میں دو آیات کو لوں گا۔

اوّل۔ اللہ تعالیٰ سورۂ کہف میں فرماتا ہے:۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا (آیت: ۳۰)

اے رسول! تو لوگوں کو کہدے کہ یہ تو حقیقت ہے کہ قرآن کریم اور اسلامی تعلیم حق و صداقت پر مبنی ہے جو تیرے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ یہ ایک ایسی صداقت ہے جس سے اگرچہ انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن کسی انسان پر کوئی زبردستی نہیں ہے فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ جو آدمی چاہے اپنی مرضی سے ایمان لائے، اپنی مرضی سے اپنے ایمان کا اعلان کرے وَمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اور جو چاہے اپنی مرضی سے ایمان لانے سے انکار کرے اور کفر کی راہ کو اختیار کرے۔ مگر کسی کو یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا

خدا تعالیٰ اُن ظالموں کے لئے جو فطرتِ انسانی کی صلاحیتوں کو بے موقع اور بے محل خرچ کرتے ہیں (ظلم کے معنے کسی کام کو بے موقع و محل کرنے کے ہیں) اور

فطرتِ صحیحہ کے مطابق

عمل نہیں کرتے۔ داعی الی الخیر کی آواز کو نہیں سنتے اُن کے لئے ایک ایسی آگ تیار کی گئی ہے جس کی چار دیواری نے ان کو گھیرا ہوا ہے۔

فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ کے متعلق قرآن کریم میں کئی اور جگہوں پر بھی اعلان ہوا ہے مثلاً یہی کہ:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (حٰم السجدۃ آیت ۳۱)

جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور مَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ کے مطابق وہ اپنے ایمان کا اعلان کرتے ہیں اور پھر ایمان پر استقامت اختیار کرتے ہیں فرشتے خدا تعالیٰ کی بشارتیں لے کر یعنی خدا تعالیٰ کے پیار کے پیغام لے کر اُن پر نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں جب خدا سے تمہارا تعلق ہے تو پھر اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا تمہیں کسی کا خوف نہیں ہونا چاہیئے اور نہ کسی کا حزن۔ تم سے جو غلطیاں ہوئیں وہ معاف ہو گئیں۔ وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ تم خوش ہو جاؤ کہ خدا نے اپنی پیار کی جس جنت کا وعدہ کیا تھا خدا کی نگاہ میں تم اس کے مستحق ہو گئے۔

پس گفتگو کے موقع پر ایک دوسرے کو آرام سے سمجھانا اور الٰہی بشارتوں کو یاد دلانا اور ایمانِ صحیح اور اعمالِ صالحہ کے نتیجہ میں انسان کے لئے جو انعامات مقدر ہیں اُن کا ذکر کرنا اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بیان کرنا یہ تو ٹھیک ہے لیکن اگر کوئی شخص نہیں مانتا تو اس سے زبردستی کوئی نہیں کرنی۔

انسان کی زندگی کا مقصد

یہ ہے کہ وہ قربِ الٰہی کو حاصل کرے تا کہ اُسے کامل اطمینان نصیب ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝

(الفجر آیت: ۲۸-۲۹)

اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اسلامی تعلیم کی رُو سے انسان کو احسنِ تقویم کی صورت میں پیدا کیا گیا ہے اسلئے انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ اُسے جو قوتیں اور استعدادیں دی گئی ہیں وہ انکے ذریعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہو۔ خدا تعالیٰ کا وصل اُسے نصیب ہو۔ چنانچہ سورۂ فجر کی ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب تک انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہ ہو اور خدا تعالیٰ کا پیار نہ ملے اس وقت تک اُسے اطمینانِ کامل بھی نصیب نہیں ہوتا۔ چنانچہ تم دیکھ لو آج دنیا میں جس طرف بھی نظر دوڑاؤ تمہیں کامل اطمینان کا فقدان نظر آئے گا۔ امریکہ میں بھی اور روس میں بھی۔ لوگوں نے دنیا تو بہت اکٹھی کر لی لیکن دل کا اطمینان اُن کو حاصل نہیں۔ میں انگلستان میں پڑھتا رہا ہوں۔ میں وہاں کھُل کر کہتا تھا کہ اطمینانِ قلب تمہیں اسلام کے سوا کہیں نہیں مل سکتا۔ جو طالب علم میرے ساتھ بے تکلف تھے وہ کہا کرتے تھے کہ انہیں سب کچھ مل گیا لیکن اطمینانِ قلب نہیں ملا۔ اب بھی میں جب کبھی باہر کے ملکوں کے دورے پر جاتا ہوں۔ سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ دنیا مل گئی۔ دولت مل گئی۔ سائنسی تحقیقات کے میدان میں ترقی کر لی (اور نالائقیوں کی وجہ سے ان کے غلط استعمال پر بھی جرأت مل گئی) لیکن اُن کو اطمینانِ قلب نصیب نہیں ہوا۔ کیسے نصیب ہوتا جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس آواز کو نہیں سنتے جو قرآن کریم کے ذریعہ بلند کی جاتی ہے پس

یاد رکھنا چاہئے

کہ اللہ تعالیٰ کے وصل کے بغیر انسان کو کامل اطمینان نہیں مل سکتا اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے لیکن فطرت کی تمام صلاحیتوں کی کامل نشوونما اور پھر صحیح استعمال ہی کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کیا کرتا ہے۔ غرض قرآن کریم نے یہ اعلان کیا

فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ

اور یہ بھی اعلان کیا

فَآمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ

یعنی تمہیں اختیار تو ہے کہ تمہاری مرضی ہو تو ایمان لاؤ اور مرضی ہو تو نہ لاؤ لیکن یہ بھی تمہیں بتا دیا جاتا ہے کہ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم ایمان لے آؤ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"يَآ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَآمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ"

(النساء آیت: ۱۷۱)

خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول حق لے کر تو آ گیا ہے تمہیں اجازت بھی دے دی گئی۔ تمہاری مرضی ہے ایمان لاؤ یا نہ لاؤ لیکن تمہیں یہ بتا دینا ضروری ہے

فَآمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ

تم ایمان لاؤ گے تو اس میں تمہاری اپنی بھلائی ہے۔ غرض خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو بڑے پیار سے سمجھاتا ہے کہ بنیادی طور پر مذہبی آزادی تو ہے لیکن حقیقی کامیابی اسی میں ہے کہ انسان خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لا کر اعمالِ صالحہ بجا لائے۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں

مذہبی آزادی کے بارہ میں

اس وقت میں صرف دو آیات کی تشریح کروں گا۔ پہلی تو سورہ کہف کی آیت ہے جس کے متعلق میں مختصراً بتا چکا ہوں اب میں دوسری آیت کو لیتا ہوں اور وہ سورہ یونس کی یہ آیت ہے:۔

"قُلْ يَآ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدٰى فَإِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَآ أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ"

(آیت: ۱۰۹)

اے رسولؐ! لوگوں سے کہہ دے کہ تمہارے رب کی طرف سے ایک کامل صداقت نازل ہو گئی ہے۔ چونکہ پہلے مخاطب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اور پھر آپؐ کے متبعین ہیں۔ قرآن کریم کی ہدایت چونکہ قیامت تک ہے اس لئے یہ حکم آپؐ کی وساطت سے آپؐ کے متبعین اور پھر سب انسانوں کو قیامت تک کے لئے ملا ہے۔ فرمایا:۔

"قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ"

تمہارے رب کی طرف سے ایک کامل صداقت نازل ہو گئی ہے۔ فَمَنِ اهْتَدٰى اب جو شخص اپنی مرضی سے اس کی بتائی ہوئی ہدایت کو اختیار کرتا ہے فَإِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ تو وہ اپنی جان کے فائدہ ہی کے لئے ہدایت کو اختیار کرتا ہے۔ گویا انسان کو اس بات کی آزادی ہے کہ مرضی ہو تو ہدایت کو اختیار کرے اور اگر وہ اختیار نہ کرنا چاہے تو اس پر

خدا اور اس کے رسولؐ کی طرف سے

کوئی جبر نہیں البتہ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا جو شخص اس راہ سے بھٹک جائے تو اس کے بھٹکنے کا وبال اسی کی جان پر ہے۔ اس لئے ہر انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ خوب سوچ لے اور پھر کوئی فیصلہ کرے۔

غرض خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ اعلان کروایا کہ اے لوگو تمہیں مذہبی طور پر آزادی ہے تم نے اپنا فیصلہ خود کرنا ہے کہ ہدایت کی راہ پر چلنا ہے یا گمراہی کو اختیار کرنا ہے۔ میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔ میرے اوپر تمہاری کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ اسی مضمون کو ایک دوسری جگہ بیان کیا۔ فرمایا:۔

"إِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ"

(القصص آیت: ۵۷)

اے رسول! جس کو تو پسند کرے اس کو ہدایت نہیں دے سکتا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ وہ کسی کو ہدایت دے یا نہ دے یہ الگ طور پر ایک لمبا مضمون بن جاتا ہے اس کی تفصیل میں تو اس وقت نہیں جاؤں گا۔ جو شخص ہدایت پانے کی کوشش کرتا ہے یعنی ایمان لاتا ہے اور پھر اس کے مطابق عمل بھی بجا لاتا ہے تو اگرچہ بشری کمزوریاں انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہیں لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب نہ کیا جائے اس وقت تک حقیقی کامیابی نصیب نہیں ہوتی۔ اور بظاہر

صحیح عقیدہ کے باوجود

انسان کے اعمالِ صالحہ ردّ کر دیئے جاتے ہیں اور وہ عند اللہ قبول نہیں ہوتے۔ اُن کے بیچ میں کوئی گندی چیز آ جاتی ہے اور چونکہ خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے وہ کہتا ہے میں ایسے عمل کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ تم اچھے عمل کرنے کے بعد دعا سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کو جذب کرو تاکہ تمہارا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان خدا تعالیٰ کے حضور قبول ہو جائے۔ فرمایا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ خدا تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ آخری فیصلہ اسی کے اختیار میں ہے کیونکہ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ۔ وہ جانتا ہے کہ کون ہدایت یافتہ ہے اور کون نہیں ہے۔ کسی شخص کے اعمال واقعی قبول ہو جائیں گے اور اس کی بشری کمزوریوں کو معاف کر دیا جائے گا اور وہ ہدایت یافتہ گروہ میں آ جائے گا۔ پھر اسی مضمون کو ایک اور جگہ بیان کیا۔ فرمایا:-

"لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ" (البقرہ آیت: ۲۷۳)

اے رسولؐ! لوگوں کو ہدایت کی راہ پر لانا تیرے ذمہ نہیں ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے وہ جسے چاہتا ہے ہدایت کی راہ پر لے آتا ہے۔ قرآن کریم کی یہ بھی

ایک عجیب شان

ہے۔ ہم اپنے ایک خاص مضمون کیلئے آیات قرآنیہ سے ایک ایک فقرہ اٹھاتے ہیں تو بظاہر ایسا لگتا ہے کہ شاید تکرار ہے اور ایک ہی بات کو دہرایا گیا ہے۔ بات دہرائی نہیں جاتی بلکہ ایک نئے پیرایہ میں ایک نئی بات بتائی جاتی ہے۔ سورہ بقرہ کی آیت کے اس ٹکڑے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے رسولؐ ہدایت دینا تیرا کام نہیں ہے یہ خدا کا کام ہے۔ وہ جس کے اعمال قبول کرے گا اسے ہدایت یافتہ گروہ میں شامل کر دے گا۔

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں انسان کے ساتھ داعی الی الخیر لگا ہوا ہے یعنی انسان کی فطرت کی وہ آواز جو اسے نیکی کی طرف بلاتی ہے لیکن صرف یہی نہیں بلکہ "تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى" کی رو سے بیرونی اثرات کا بھی دخل ہے۔ چنانچہ اس مضمون کو زیادہ واضح طور پر ذیل کی آیہ کریمہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۚ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ" (النحل آیت: ۱۲۶)

اے رسولؐ! لوگوں کو حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ذریعہ اپنے رب کی راہ کی طرف بلا۔ کوئی سختی نہیں کرنی لفظی سختی بھی نہیں کرنی سوائے اس کے کہ کسی کی بھلائی مدنظر ہو کیونکہ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ یہ تو اللہ کو علم ہے کہ واقع میں وہ کون شخص ہے جس نے پورے طور پر داعی الی الشر کی بات مان کر خدا تعالیٰ کی راہ سے دوری اختیار کر لی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو خوب جانتا ہے جو نیک اعمال اور مجاہدہ اور کوششوں کو قبول کرتا ہے جو ہدایت کے راستوں میں کی جاتی ہیں۔ تو بعض جگہ سخت لفظ بولے جاتے ہیں لیکن ان میں غصے کا اظہار نہیں ہوتا۔ آخر ہر سخت کلمہ غصے کے نتیجہ میں تو نہیں بولا جاتا۔ مثلاً ہمارا اپنا تجربہ ہے۔ سمجھدار ماں باپ بھی جانتے ہیں کہ گھر میں ڈیڑھ دو سال کا بچہ جو کچھ کچھ بات سمجھتا ہے اس کو اگر غصے والی شکل بنا کر کسی بات سے منع کریں تو وہ رونے لگ جائے گا اور یہی فقرہ مسکراتے ہوئے کہیں تو وہ بھی مسکرانے لگ جائے گا۔

پس خدا تعالیٰ اور اس کے بندے اس معنی میں غضب کا اظہار نہیں کرتے جس معنے میں ایک مغضوب الغضب انسان غضب کا اظہار کیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں بھی اپنے لئے غضب کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں بھی دراصل اس کی

رحمت کا ہی کوئی نہ کوئی پہلو

بیان ہوا ہے اور اس میں بھی مخاطب کی بھلائی ہی مقصود ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ فرمایا:- "فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ" (الشوریٰ آیت: ۴۱)

کہ اگر اصلاح کی توقع ہو تو معاف کر دینا بہتر ہے لیکن اگر تم سمجھو کہ بڑا ڈھیٹ آدمی ہے جب تک کوئی تھوڑی سی سختی نہ کی جائے گی اس کو سمجھ نہیں آئے گی اور اس کا دماغ درست نہیں ہوگا اور وہ ظلم پر قائم رہے گا تو اس کی بھلائی کے لئے تم سختی کرو مگر اپنے غصے کے اظہار کے لئے نہیں بلکہ اس کی اصلاح کی خاطر۔

پھر ایک اور جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ ...... الخ" (الانعام آیت: ۶۷)

ایک رنگ میں یہ بیان ہمارے جذبات کی تاروں کو چھیڑتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی بڑی ہدایت لے کر آئے لیکن قوم نے اس پیغام کی تکذیب کر دی اور اسے جھوٹا قرار دے دیا حالانکہ وَهُوَ الْحَقُّ یہ تو ایک صداقت ہے۔ یہ تو ایک سچائی ہے لیکن فرمایا

"قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ"

اے رسولؐ۔ تم ان سے کہدو۔ میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔ یہ فیصلہ بہر حال تم نے کرنا ہے کہ آیا تم اپنی مرضی سے ایمان کا اظہار کرو گے اور ہدایت کی راہوں کو اختیار کرو گے اور خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی ہدایت کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے قرب کی تلاش کرو گے یا تم کفر کا اعلان کرو گے اور خدا تعالیٰ سے دوری کی راہوں کو اختیار کرو گے۔ میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔ خدا تعالیٰ نے میرے اوپر یہ ذمے داری نہیں ڈالی کہ میں تم پر جبر کر کے زبردستی کے طور پر کسی مادی طاقت کے ذریعہ تمہارے اس اختیار کو چھین کر جو خدا تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے تمہیں ہدایت کی راہوں کی طرف لاؤں۔

قرآن کریم سے تو یہ مسئلہ صاف ہے۔ کوئی شخص کسی کو نہ تو زبردستی مومن بنا سکتا ہے اور نہ کسی کو زبردستی کافر بنا سکتا ہے اس لئے کہ ہدایت کے راستوں پر جس آدمی کی جدوجہد عند اللہ مقبول ہو گئی وہی مومن ہوتا ہے۔ پس جہاں تک ایمانیات کا تعلق ہے قبول کرنا یا نہ کرنا بندے کا کام نہیں۔ یہ خدا کا کام ہے۔ ایک شخص کہتا ہے میں خدا کا ایک عاجز بندہ ہوں اور بڑا ہی کمزور انسان ہوں۔ میں خدا تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایت پر ایمان لاتا ہوں۔ میں مومن ہوں اور اپنی طرف سے اپنی استعداد کے مطابق بڑی عاجزی کے ساتھ جتنی بھی مجھے طاقت ہے میں خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو ایسی صورت میں کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ اسے یہ کہے کہ نہیں! تو ایمان نہیں لایا۔ اور یہ کہ ہم کہتے ہیں کہ تو کافر ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلان کرتے ہیں کہ میں کسی کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم کافر ہو تو اب جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں کہتا ہوں تم کافر ہو وہ گویا اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا بناتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ایسے دماغ کو عقل اور سمجھ عطا کرے

ہمارا کام غصہ کرنا نہیں

ہمارا کام دعائیں کرنا اور پیار سے سمجھانا ہے۔

دوستوں کو میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اسلام کی اس تعلیم کی روشنی میں جسے میں نے مختصراً ابھی بیان کیا ہے دو دعائیں خاص طور پر کریں۔ ایک یہ دعا کریں کہ اے خدا! اگرچہ تو نے ہم عاجز بندوں کو یہ اختیار دیا ہے کہ چاہیں تو ایمان لائیں اور چاہیں تو کفر کی راہوں کو اختیار کریں لیکن اے خدا! ہم تجھ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ تو ہمیں اس بات کی توفیق عطا کر کہ ہم ہمیشہ ہی ہدایت کی راہ پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں اور دوسری یہ دعا کریں کہ جو لوگ اس وقت قرآن کریم کی ہدایت کو سمجھ نہیں رہے وہ سمجھنے لگ جائیں۔ اس وقت یورپ، امریکہ، افریقہ، روس، چین اور جزائر میں ایک بہت بڑی دنیا ایسی ہے جو قرآن کریم کی ہدایت سے دور ہے۔ ہم کوئی چیز زبردستی تو ان پر ٹھونس نہیں سکتے نہ ہی وہ تو میں جو دنیوی لحاظ سے آزاد ہیں کسی زبردستی کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اے خدا! دلوں کو پھیرنا تیرے اختیار میں ہے جیسا کہ حدیث میں تمثیلی زبان میں بیان ہوا ہے کہ انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں میں ہوتا ہے وہ دائیں طرف حرکت دے تو زاویہ اور بن جاتا ہے اور بائیں طرف حرکت دے تو زاویہ اور بن جاتا ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں ایسی حرکت پیدا ہو کہ اس کے نتیجہ میں ایسا زاویہ بن جائے کہ یہ بھٹکی ہوئی روحیں خدا تعالیٰ کو شناخت کرنے لگیں اور اس کی صفات کی معرفت حاصل کر لیں اور ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ اَللّٰهُمَّ اٰمِيْن!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاقِ اٹھرا مکمل کورس بیس ۲۰ روپے ؛ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ - فون ۵۳۸

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ۔ گنپت روڈ لاہور - فون ۶۳۸۴۹
گھر :- ملک عبداللطیف ستکوہی - فون ۶۲۵۱۶

۱۹۷۸ء کے بعد
ترقی کی طرف ایک اور قدم
دواخانہ حکیم نظام جان دیر سے دکھی مخلوق کی خدمت کرتا چلا آرہا ہے۔ گوجرانوالہ میں اب زچہ بچہ کے لئے مکمل انتظامات کئے ہیں۔ زنانہ امراض کے علاج کا خاطر خواہ بندوبست ہے۔
دواخانہ حکیم نظام جان گوجرانوالہ۔ مینیجر انوار احمد جان

الفضل آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے اس کی اشاعت بڑھانا اور اس میں اشتہار بھجوا کر اس کی مالی اعانت کرنا آپ کا جماعتی فرض ہے۔ (مینیجر الفضل)

آپ کی اپنی
ٹریول ایجنسی
امریکہ، کینیڈا، مغربی جرمنی، استنبول، یونان اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے
آج ہی رجوع فرمائیں !
★ انڈس ٹریول سروس ★
فون ۶۸۸۰۵
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل لاہور

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
تشریف لائیے !
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۲۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۰۰۷۱
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور نسخہ جات کی تیاری کے لئے
لائق صد اعتماد مرکز
الکیمسٹس
فون ۴۱۶۶۴
(EL-KEMISTS)
سٹیلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا۔ ریڈیو پاکستان پاکستان اٹامک انرجی کمیشن۔ ایچ۔ ایف۔ ایف اور نسپاک NESPAK
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر ۶۲۶۱۸ — گھر فون ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں !

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور
پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سپیل ڈاؤ ۳۱۱۴۶۳

SUZUKI
SUZUKI
VAN - PICK-UP - CAR
REPAIRS

سوزوکی گاڑیوں کی مرمت۔ ماہر کاریگروں کی زیر نگرانی
مرمت کی گارنٹی۔
پینٹنگ کے جملہ سپیئرز اور مرمت کے سپیشل اوزار۔
آپ کی سہولت کیلئے ورکشاپ ہر روز کھلی رہتی ہے۔ نا غہ اتوار
گاڑی مرمت کروانے کیلئے ایڈوانس بکنگ کروا دیں۔ شکریہ
ورکشاپ کا گائیڈ (نقشہ) دوسری طرف ملاحظہ فرمائیں
MINI MOTORS
54-B, GULBERG III, LAHORE Phone 81442

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں ہر قسم کی جائیداد اور سکنی پلاٹ کی خرید و فروخت کے لئے احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) انصار مارکیٹ ربوہ سے رجوع کریں۔ فون ۵۳۵

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
فون نمبر : ۵۲۶۲۳

(احمدی بھائیوں کی اپنی ایرکنڈیشنڈ دکان)
نیو پاک جیولرز
۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما
۱۲۔ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷۴

اعلانات نکاح

۱۔ محترمہ امۃ الله بیہ صاحبہ بنت مکرم و محترم کیپٹن نعمت الله صاحب صدیقی کا نکاح دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم ملک عبدالرؤف صاحب ابن محترم ملک عبدالقیوم صاحب آف لاہور کے ساتھ مکرم مولوی عبدالمجید صاحب نے مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۷۸ء بروز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا اور اسی دن سات بجے شام رخصتی عمل میں آئی۔

۲۔ محترمہ رفعت سمیع صاحبہ بنت مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم طاہر محمود صاحب ابن مکرم محمد اقبال صاحب بٹ آف مردان چار ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی علی حیدر صاحب مربی کراچی نے مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۷۸ء مسجد النور کراچی میں پڑھا۔ محترمہ رفعت سمیع صاحبہ مولوی الف دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم طاہر محمود صاحب محترم محمد قاسم صاحب آف سیالکوٹ کا پوتا ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ الله تعالیٰ یہ ہر دو رشتے جانبین کیلئے مبارک کرے۔ آمین
(عبدالرشید سمانا سیکرٹری مرکزی تعلیم القرآن کمیٹی جماعت احمدیہ کراچی)

فون ملز: ۲۷۹۴۶ فون آفس ۲۲۴۸۳
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ
فیصل آباد
امپورٹر ۔۔۔ ایکسپورٹر
لون۔ وائل۔ پردہ کلاتھ۔ پاپلین
جاذب نظر۔ دیدہ زیب۔ ہر گھر کی پسند
آفس
منڈی گلی۔ ریل بازار فیصل آباد

منافع خیز انوسٹمنٹ
کراچی میں جائیداد خریدنے کا نادر موقع
اگر آپ اپنا روپیہ محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو کراچی میں جائیداد خرید لیجئے۔ امید ہے کہ انشاء الله تعالیٰ چند سالوں میں اس جائیداد کی قیمت بہت بڑھ جائے گی۔
ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے
خورشید سنز۔ نشانِ رحمت
P.E.C.H.S. نمبر 2/A-202 بلاک ۲
کراچی ۲۹۔ فون نمبر 432776

مشہور مجربات
۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق
حب اٹھرا مکمل کورس پچیس روپے
نرینہ اولاد گولیاں ،، تیس روپے
زود جام عشق (ایک ماہ کیلئے) تیس روپے
حکیم عبدالحمید
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹۰
فون ۷۴۸۴۴
ربوہ۔ فون ۶۳۸

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳۔ فیروزپور روڈ ۔۔۔ بالمقابل تھانہ اچھرہ ۔۔۔ لاہور
فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

ندیم بک ڈپو گولبازار ربوہ
سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جملہ کتب کی خرید و فروخت کا مرکز
مرکز سلسلہ میں وقتاً فوقتاً تشریف لانے والے احباب جماعت کی خصوصی خدمت کیلئے صبح سات بجے سے شام دس بجے تک کھلا رہتا ہے
سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام ادارہ جات کی کتب نیز نایاب کتب بذریعہ وی پی بھجوانے کا بھی انتظام ہے۔
خریدنے اور فروخت کرنے کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
محمد صادق ندیم پروپرائٹر ندیم بک ڈپو۔ گولبازار۔ ربوہ

ھو الشافی
نرخنامہ ادویہ

حب مفید اٹھرا	۲۸/-
اکسیر اولاد نرینہ	۳۰/-
تریاق معدہ	۲/-، ۴/-، ۱۲/-
اکسیر پائیوریا	۴/۵۰
سفید منجن	۲/۳۵
تریاق بواسیر	۱۰/-

(علاوہ محصولڈاک)
ناصر دواخانہ۔ گولبازار۔ ربوہ

حیوانات
آپ کی دولت ہیں۔ بیماریوں سے ان کی حفاظت اور زود اثر علاج کیلئے جانوروں کی اکسیر ۲۱ اکسیروں کا رسالہ مفت طلب کریں
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۸۰ کیولری گراؤنڈ
لاہور کینٹ
ڈسٹری بیوٹرز :- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی
ربوہ۔ فون ۶۰۶